

# قاتل من مصور

THE DEADLY PAINTER

THE DEADLY PAINTER

محمد جبران

ایم فل اسکالر

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

# قاتلِ مصور

محمد جبران ایم فل اے کے

پاک سوسائٹی کے تحت شائع ہونے والے ناول "قاتلِ مصور" کے حقوق طبع و نقل بحق ویب سائٹ **Paksociety.com** اور مصنف (محمد جبران) محفوظ ہیں۔

کسی بھی فرد، ادارے، ڈائجسٹ، ویب سائٹ، ایپلیکیشن اور انٹرنیٹ کسی کے لئے بھی اس کے کسی حصے کی اشاعت یا کسی بھی ٹیوی چینل پر ڈرامہ و ڈرامائی تشکیل و ناول کی قسط کے کسی بھی طرح کے استعمال سے پہلے پبلشر (پاک سوسائٹی) سے تحریری اجازت لینا ضروری ہے۔ بہ صورت دیگر ادارہ قانونی چارہ جوئی اور بھاری جرمانہ عائد کرنے کا حق رکھتا ہے۔

سعید نے کار ایک پانچ منزلہ عمارت کی پارکنگ میں روکی، پھر وہ دروازہ کھول کر باہر نکلا اور گاڑی لاک کر کے پارکنگ بوائے کے پاس چلا گیا۔ وہاں پہلے ہی بہت سی رنگ برنگی کاریں اور موٹر بائیکس موجود تھیں، اس نے ٹوکن لیا اور پھر زینے چڑھتا ہوا عمارت کے اندر داخل ہو گیا۔ یہ کمرشل پلازہ تھا جس میں مختلف کمپنیوں کے دفاتر، انٹرنیٹ کیفے، دکانیں اور دیگر اسٹورز وغیرہ موجود تھے۔ یہاں کرائے پر آسانی کے ساتھ دو، تین کمرے مل جایا کرتے تھے، اس لئے بے روزگار اشخاص کے لئے یہ جگہ کسی نعمت سے کم نہیں تھی۔ ملک میں بڑھتی ہوئی بے روزگاری نے سب کو مجبور کر دیا تھا کہ وہ اپنا ذاتی بزنس شروع کر لیں۔ یہاں پر زیادہ تعداد نوجوانوں کی تھی، البتہ شہر کے مشہور و معروف مصوٰر ایم اے مجاہد بھی یہیں پر اپنے فن کو کمائی کا ذریعہ بنائے بیٹھے تھے۔ وہ کوئی پچیس، تیس سال سے اسی فن سے منسلک تھے، مگر اب تک انہیں پاکستان میں وہ پذیرائی نہیں ملی تھی جسکے وہ حقدار تھے۔ سالانہ آرٹ گیلری میں انکی شہکار تصاویر نمائش کے لئے لگتیں تو انہیں وہیں سے تھوڑی بہت آمدنی ہو جاتی تھی۔ اگر وہ باہر کسی ملک میں ہوتے تو انکی خوب عزت افزائی ہوتی، مگر پیارے پاکستان میں تو اس بے چارے فن کو بھلا دیا گیا۔ ورنہ پاکستان نے دنیا کے بہترین مصوٰر پیدا کیا جو اپنی مثال آپ تھے۔ ان میں قابل ذکر عبدالرحمان چغتائی صاحب کا نام ہے جن کا اپنا چغتائی اسٹائل تھا، جو فارسی اور منگول کلچر کا حسین امتزاج تھا۔ اس کے علاوہ احمد پرویز صاحب جن کا تعلق پنڈی سے تھا انہوں نے ابتداء وائر کلاز سے کی اور بعد ازاں وہ آئل پینٹ کی طرف آگئے۔ انہیں امریکہ اور برطانیہ میں خوب پذیرائی ملی۔ اس کے بعد اگر صادقین صاحب کا ذکر نہ کریں تو زیادتی ہوگی، انہوں نے دیواروں پر نقش نگاری کے ساتھ ساتھ خطاطی میں بھی کمال مہارت کا مظاہرہ کیا۔

ان دنوں تپتی گرمیوں کا موسم تھا لہذا سب لوگ شام کے بعد ہی گھر سے باہر نکلا کرتے تھے۔ کراچی کا موسم اب ویسا خوشگوار نہیں رہا تھا جیسے پہلے ہوتا تھا۔ سمندر کی وجہ سے گرمیاں زیادہ تر محسوس نہیں ہوا کرتی تھیں۔ مگر اس بار موسم بہت بے رحم ثابت ہوا تھا، پورا دن گرم اور راتیں کبھی کبھار ٹھنڈی ہو جایا کرتی تھیں۔ راتوں کے ٹھنڈے ہونے کی خاص وجہ ٹھنڈی ہوائوں کا چلنا تھا۔ سعید نے چڑھتا ہوا چوتھی منزل پر پہنچا جہاں پر ایک دروازہ کے باہر ایم اے مجاہد کے نام کی تختی لگی ہوئی تھی۔ دروازہ

## یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

### پاک سوسائٹی خاص کیوں ہیں:-

ہائس کو الٹی پی ڈی ایف  
ایڈ فرس لنکس  
ایک کلک سے ڈاؤن لوڈ  
ڈاؤن لوڈ اور آن لائن ریڈنگ ایک پیج پر  
کتاب کی مختلف سائزوں میں اپلو ڈنگ  
ناولز اور عمران سیریز کی مکمل ریجنج

Click on <http://paksociety.com> to Visit Us

<http://fb.com/paksociety>

<http://twitter.com/paksociety1>

<https://plus.google.com/112999726194960503629>

پاک سوسائٹی کو فیس بک پر جوائن کریں

پاک سوسائٹی کو ٹویٹر پر جوائن کریں

پاک سوسائٹی کو گوگل پلس پر جوائن کریں

ہمیں وزٹ کرنے کے لئے ہمارا ویب ایڈریس براؤزر میں لکھیں یا گوگل میں پاک سوسائٹی تلاش کریں۔

اپنے دوست احباب اور فیملی کو ہماری ویب سائٹ کا بتا کر پاکستان کی آن لائن لائبریری کا ممبر بنائیں۔

اس خوبصورت ویب سائٹ کو چلانے کے لئے ہر ماہ کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے، اگر آپ مالی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے فیس

بک پر رابطہ کریں۔۔۔

ہمیں فیس بک پر لائک کریں اور ہر کتاب اپنی وال پر دیکھنے کے لئے امیج پر دی گئی ہدایات پر عمل کریں:-

**Dont miss a singal one of your Favourite Paksociety's Update !**

- i. Open Paksociety Page.
- ii. Click Liked.
- iii. Select Get Notifications.
- iv. Select See First.

All Done

Like Message

Get Notifications  
Add to Interest Lists...

Unlike

IN YOUR NEWS FEED

See First  
See new posts at the top of News Feed

Default  
See posts as usual

Unfollow

کھلا تھا، البتہ اس کے آگے پردہ گر اہوا تھا وہ دروازہ کھٹکا تا ہوا اندر داخل ہوا تو سامنے دفتری میز کی دوسری طرف ایم اے مجاہد کا اسٹنٹ بیٹھا ہوا تھا۔ میز پر کاغذات کا پلندہ تھا اور اسٹنٹ کچھ لکھنے میں مشغول تھا، دروازے پر نظر پڑتے ہی اس نے سعید کا کھڑے ہو کر استقبال کیا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا، دونوں میں مسکراہٹوں کا تبادلہ ہوا، مصافحہ ہوا اور پھر اسٹنٹ گویا ہوا:

"تشریف رکھیے جناب۔۔۔۔۔ فرمائیے میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟۔۔۔"

"جی یہ میرا کارڈ ہے، میرا نام سعید ہے اور میں ایک پرائیویٹ فرم میں سیلز آفیسر ہوں۔۔۔۔۔" سعید نے بیٹھتے ہی اپنی جیب سے ایک کارڈ نکال کر اسٹنٹ کی طرف بڑھا دیا۔ جسے لیکر اس نے غور سے دیکھا اور پھر وہ سعید کو دیکھ کر مسکرا کر لگا۔

وہ دراصل مجھے مصوری کا بے حد شوق ہے، جنون کہیں تو بے جا نہ ہو گا۔ کراچی میں جب بھی نمائش ہوتی ہے تو میں ضرور دیکھنے جاتا ہوں۔ یقین کریں کئی دفعہ تو میں فن مصوری دیکھ کر اتنا متاثر ہوتا ہوں کہ پینٹنگز بہت مہنگے داموں بھی خرید لیتا ہوں۔ میں صادقین صاحب کا بہت بڑا فین ہوں، تاہم انہیں ہم سے نچھڑے عرصہ بیت گیا، مگر میرے گھر میں آج بھی انکی خطاطی کی تصاویر موجود ہیں۔ کمال کی بھی کوئی آخری حد ہوگی تو شاید میرے نزدیک انہوں نے اس حد کو عبور کر دیا تھا۔ مجھے کبھی ان سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا اگر آج وہ حیات ہوتے تو ان کے پاس ضرور جاتا۔ آخر کو انہیں پرائیویٹ آف پرفارمنس ملا کوئی نہ کوئی تو خاص بات ہوگی

"نالمان میں۔۔۔۔۔"

جی بالکل اس میں تو کوئی شک نہیں انکی جتنی بھی تعریف کی جائے وہ کم ہے، بلاشبہ پاکستان کے سب سے بڑے پینٹرز میں انکا شمار ہوتا تھا۔ انہیں فرانس اور آسٹریلیا کے سب سے بڑے ایوارڈز سے بھی نوازا گیا۔ اس کے علاوہ انہیں تمغہ امتیاز اور ستارہ امتیاز سے بھی نوازا گیا اس میں کوئی شک نہیں کہ ان جیسا کمال تو کسی کسی کو نصیب ہوتا ہے۔۔۔۔۔

"معاف کیجئے گا، آپ بھی کہیں گے کہ میں مجاہد صاحب کے آفس میں بیٹھ کر کسی اور مصور کی تعریف کر رہا ہوں۔ یقین کریں اس سال ہونے والی سالانہ نمائش میں میں نے مجاہد صاحب کی فن مصوری دیکھی، بلاشبہ کمال کی تھی۔ مجھے لگتا ہے کہ پاکستان میں ایک اور عظیم مصور پیدا ہو گیا ہے۔ غالباً یہاں انکی تصاویر کو پہلی دفعہ نمائش کے لئے پیش کیا گیا، مجھے ان سے ملنے کا بہت اشتیاق ہو رہا تھا بڑی مشکلوں سے بھاگ دوڑ کے بعد وہاں کی انتظامیہ سے آپ کا پتہ ملا۔ پلیز آپ بتائیں مجھے کیا کرنا ہوگا اور میری ان سے کیسے ملاقات ممکن ہو پائے گی؟۔۔۔"

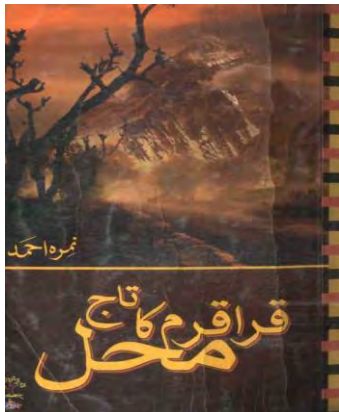
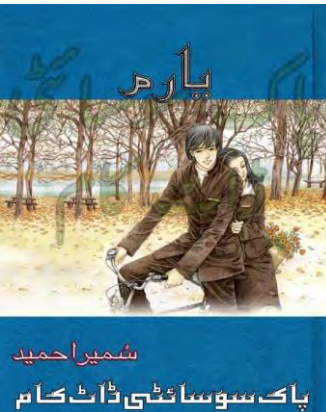
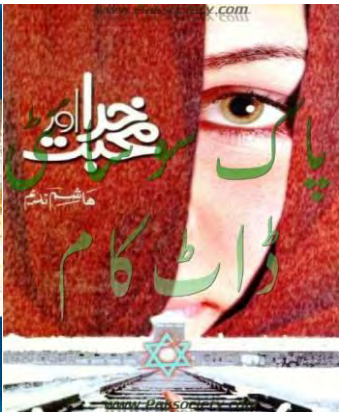
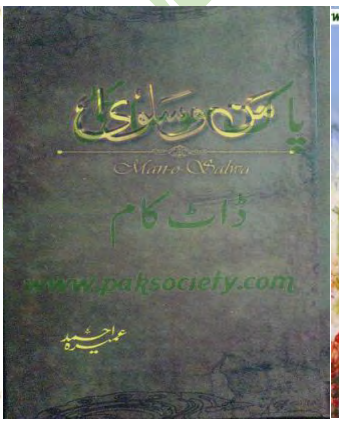
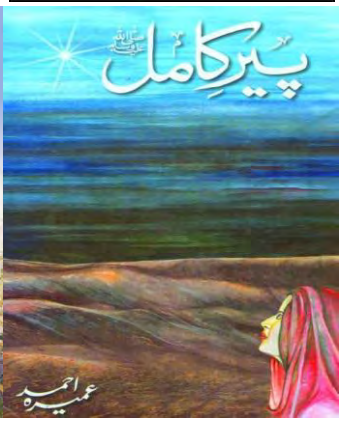
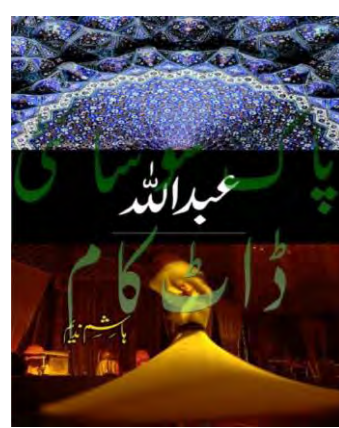
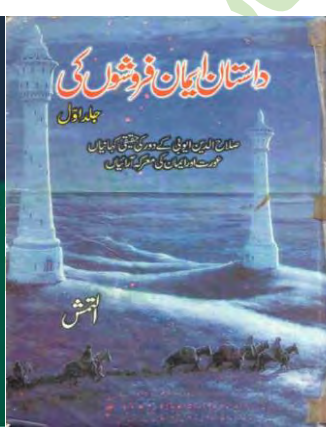
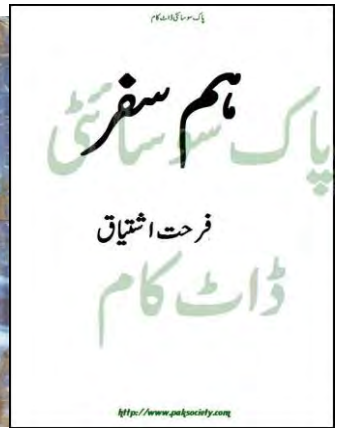
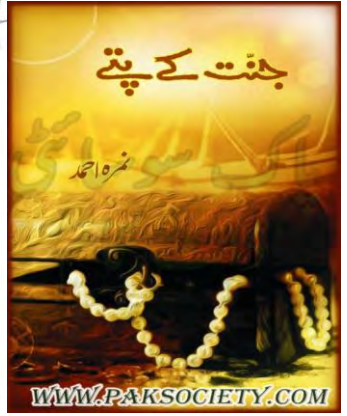
ارے نہیں جناب آپ تو ہمارے لئے انتہائی قابل احترام ہیں، ہم آپکے کہے پر بھلا کیوں ناراض ہونے لگے؟ پاکستان کے تمام " موصور ہمارے سر آنکھوں پر، چاہے وہ کوئی بھی ہوں۔ نام تو پاکستان کا روشن ہو گا نہ جی اور ہاں آپ کی بات درست ہے۔ ان کی تصاویر پہلی بار کراچی میں نمائش کے لئے پیش کی گئیں۔ اس سے قبل لاہور میں ہوتی تھیں، وہ دراصل مجاہد صاحب کافی عرصہ کوئٹہ گزار کر آئے ہیں تو اسلئے انہیں اتنا زیادہ ابھی کوئی نہیں جانتا۔ دیکھیں ناں ماگر کوئٹہ میں کوئی بہت اچھی چیز ہو تو باقی پاکستان کو کم ہی معلوم پڑتی ہے نہ جانے ایسا کیوں ہے۔ آخر وہ بھی پاکستان کا حصہ ہے، خیر اگر آپ برانہ منائیں تو میری آپ کو تھوڑی سی تکلیف دوں گا۔ آپ ایسا کریں یہاں سے سیدھا اس پردے کو ہٹا کر اندر چلے جائیں آپ کی ملاقات مجاہد صاحب سے ہو جائے گی۔ وہ اس وقت " اندر ہی اپنے کام میں مشغول ہیں اور آپکا آنا انہیں بہت اچھا لگے گا۔

مجھے یہ سن کر کافی مسرت ہوئی کہ مجاہد صاحب یہاں موجود ہیں اور ان سے ملاقات یقیناً خوشگوار ہوگی۔ یہ میرے لئے اعزاز کی بات ہے، جہاں تک آپ نے کوئٹہ کی بات کی تو میں آپ سے متفق ہوں۔ ہمیں کوئٹہ پر بھی توجہ دینی چاہے اور وہاں کے لوگوں کو بھی پر موٹ کرنا چاہے۔ " اس کے بعد سعید اٹھا اور اس نے اپنا رخ سائیڈ پر موجود اندرونی دروازے کی طرف کر لیا۔ وہ پردہ ہٹا کر اندر داخل ہوا تو وہاں نیم اندھیرا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا ہوں اندر داخل ہوا۔ چاروں طرف مختلف پینٹنگز اور دیگر نمائش تصاویر دیواروں پر آویزاں تھیں۔ وہ ایک چھوٹا سا ہال نما کمرہ تھا جس کے درمیان میں ایک کینوس موجود تھا مگر مجاہد صاحب کا کہیں پتا نہیں تھا کہ وہ کہاں ہیں؟ ایک دم سے کمرہ روشن ہوا اور کینوس کے پیچھے پردہ ہٹا کر ایک شخص نمودار ہوا جس کے چہرے پر سفید فرنج کٹ سر پر فلیٹ ہیٹ اور آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ عمر کوئی پچاس کے قریب رہی ہوگی مگر وہ چالیس کا لگتا تھا، اس نے بدن پر ایک خوب صورت شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی اور وہ مسکراتا ہوا سعید کے پاس آیا اور پھر اس سے مصافحہ کرتے ہوئے کہنے لگا: آئیے سعید صاحب مجھے ایم اے مجاہد کہتے ہیں، کیسے ہیں آپ؟ " اس کی اس بات سے سعید ذرا سا چو نکا اور پھر اس نے بھی بڑی " مشکل سے مسکراتے ہوئے اپنی حیرت کا اظہار کیا

ارے واہ آپ تو میرا نام بھی جانتے ہیں، جان کر کافی خوشگوار حیرت ہوئی۔ پھر تو آپ میری نوکری کے بارے میں بھی جانتے " ہوں۔ ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ لگتا ہے آپ چھپ کر ہماری باتیں سن رہے تھے۔۔۔۔۔

" آپ جو چاہے سمجھ لیں میں تو یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ یہاں پر کس مقصد کے لئے آئے ہیں۔۔۔۔۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-







لگائے۔ اب کمرے میں ایک نامعلوم پراسرار خاموشی تھی اور سعید زین پر پڑا ہوا تھا، جبکہ وہ دونوں اس پر جھکے ہوئے تھے اور چھت والا پنکھا اپنی پوری رفتار سے چل رہا تھا۔۔۔ قاتل مصور نے باقی لوگوں کی طرح سعید کو بھی اپنے کینوس کا غلام بنا دیا تھا اور! اب وہ ہمیشہ کے لئے اس کی آرٹ گیلری کا قیدی بن چکا تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ختم شد

آپ کی قیمتی رائے کا انتظار رہے گا۔۔